ظالم اور مفتری ہے۔ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

احمدی ممبرو! ؎

قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکاریگا آستیں کا

مرزا صاحب کی افتراپردازی

مقام انبساط ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے الہامی صحیفہ "براہین احمدیہ" کی تفسیر میں قریبًا ہزار صفحہ کی مبسوط کتاب "ازالۃ الاوہام" تصنیف فرما گئے۔ بلاریب جس نے اُن اوہام باطلہ کا ازالہ کردیا ہے جن سے صحیفہ مذکورہ مملوء ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر یہ تفسیر نہ لکھی ہوتی تو قادیانی پروپگنڈا ایسا روشن نہ ہوتا کہ ہمچو خاکسار اس سے جانبر ہو سکتے۔ میرے دوست مولوی فاضل غلام مصطفےٰ بدوملہوی اگر بنظر تحقیق دنیاوی لالچ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس میں تامل کریں تو یقینًا مولوی لال حسین اختر صاحب کی طرح اس دام تزویر کے سب رشتے توڑ ڈالیں۔ کیونکہ ؎

امید عافیت آنگہ بود موافق عقل ۔۔۔ کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی
بپرس ہرچہ ندانی کہ ذل پرسیدن ۔۔۔ دلیل راہ تو باشد بعز دانائی

دیکھئے مرزا صاحب "ازالۃ الاوہام" میں حدیث "کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم" کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:۔

"کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے۔ وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا اور تم میں سے اے امتی لوگو پیدا ہوگا۔ یہانتک کہ بخاری کی حدیث کا ترجمہ ہو چکا اور آپ لوگوں نے سمجھ لیا ہوگا کہ امام بخاری صاحب امامکم منکم کے لفظ سے کس طرف اشارہ کر گئے۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ۔" (صفحہ ۲۰۱)

سبحان اللہ! امام بخاریؒ کے فرضی اشارہ پر تو اسقدر توجہ، اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام کی امامت جو شخص کریگا وہ ہمارے اہل بیت سے ہوگا۔ اُس کا ذکر تک نہیں۔ اگر یہ حدیثیں ضعیف بھی ہوتیں جب بھی اُن کے ابطال کا کوئی حق نہیں تھا۔ اس لئے کہ اُن کا موضوع ہونا ثابت نہیں۔ چہ جائیکہ وہ احادیث مسلم اور ابن ماجہ وغیرہ میں موجود ہیں۔ مقصود مرزا صاحب کا یہ ہے کہ امامکم منکم کا جملہ ہی علیٰحدہ ہے۔

مرزا صاحب اس حدیث کو اپنے پر چسپاں کرنا چاہتے ہیں۔ معلوم نہیں وہ کیونکر ہو سکیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں "اے مسلمانو! اس روز تمہاری کیا حالت ہوگی جب عیسٰے ابن مریم آسمان سے اُترینگے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

اس قسم کی بات ایسے موقع پر کہی جائے تو زیبا ہے کہ کسی بڑی بات کا وقوع ہو۔ مثلاً عیسٰے علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی جن کی جگہ جگہ قرآن شریف میں تعریف و توصیف ہے آسمان سے اُتریں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کہلائیں اور خود امامت بھی نہ کریں۔ بلکہ ایک امتی کی اقتدا کریں۔ البتہ یہ کمال افتخار اور خوشی کی بات ہوگی۔ اور یہ اس وجہ سے کہ آدمی کا مقتضاء طبع ہے کہ جب کوئی جلیل القدر شخص اپنے کسی بزرگ مثلاً باپ یا مرشد کا تابع ہوکر اپنے حلقہ میں شریک ہوتا ہے تو ایسی خوشی ہوتی ہے جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اسی بنا پر حضرتؐ فرماتے ہیں کہو اُس روز تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہارے ساتھ بآں جلالت شان عیسٰے علیہ السلام شریک حال ہونگے۔ فی الواقع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال درجہ کی محبت ہے، اُن کی اُسوقت عجیب حالت ہوگی۔ اسی وجہ سے ارشاد ہے کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔

اگر اس حدیث کا یہ مطلب سمجھ جائے کہ اسوقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب ایک پنجابی تم میں اُتریگا اور تمہاری امامت کریگا۔ اس میں تو کوئی خوشی کی بات

معلوم نہیں ہوتی۔

اس میں شک نہیں کہ یہ بات اس قابل ہے کہ عرب اس کو بہت بُرا سمجھیں مگر اس لحاظ سے کہ وہ ایک مہمان ہوگا (جو اذا نزل سے سمجھا گیا ہے) چنداں ملال کے قابل بھی نہیں۔ بہر حال ایک پنجابی شخص کا کسی نماز میں امامت کرنا نہ کوئی خوشی کی بات ہے نہ غمی کی۔ پھر کیف انتم سے اس واقعہ کی عظمت بیان کرنا کس قدر شان بلاغت و فصاحت سے دور ہے۔ در باطن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک حملہ ہے کہ ایسے خفیف خفیف امور کو حضرتؐ عظیم الشان سمجھتے تھے۔ اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ اس شخص میں عیسےٰ علیہ السلام کے کمالات ہونگے، جب بھی بقول مرزا صاحب وہ کمال ہی کیا، دار و مدار ان کے معجزوں کا مسمریزم تھا۔ جس کو خود مرزا صاحب قابل نفرت سمجھتے ہیں۔ ایسے قابل نفرت شخص کی امامت کوئی وقعت کی بات نہیں ہوسکتی۔

اب رہا یہ کہ احیاء اموات وغیرہ سے ہدایت مراد لی جائے تو وہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل فرما کر حضرتؐ نے ہر ایک عالم متدین کو انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل قرار دیا جن میں موسٰےؑ اور عیسےٰؑ وغیرہ انبیاء علیہم السلام داخل ہیں۔ فافہم ولا تکن من الغافلین۔

رہ رہ کر خیال میں آتا ہے کہ مرزا صاحب کا وجود فی زمانہ غنیمت تھا جس کا انکار کفران نعمت ہوگا۔ کیونکہ وہ ایک بڑے مستجاب الدعوات مرد میدان ہو گزرے ہیں۔ از اول تا آخر آپ کی کوئی دعا رد نہیں کی گئی۔

(۱) اوائل میں پادری عبداللہ آتھم کے متعلق کہا گیا کہ جو فریق جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے پندرہ مہینے میں ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اس کو سخت ذلت پہنچیگی۔ ظاہر ہے کہ پادری صاحب پندرہ ماہ صحیح و سلامت رہے۔ مرزا صاحب کا جھوٹ پر ہونا مستجاب۔

(۲) آخر میں مولانا ثناء اللہ صاحب کے متعلق کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرض ہیضہ وغیرہ سے ہلاک ہوگا۔ مولوی صاحب (عمرش دراز باد) آج بھی بفضل خدا مرزائی مشن کی بیخکنی میں ہمہ تن منہمک ہیں۔ مگر مرزا صاحب مرض ہیضہ (منہ مانگی موت) سے ہلاک ہو گئے